فصوص الحکم

للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

ترجمہ

تنبیہات و تشریحات

از

حضرت بابا ذہین شاہ تاجی

فصوص الحکم

للشیخ الاکبر محیی الدّین ابن عربی

ترجمہ

تنبیہات و تشریحات

از

حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ

تصنیف :- شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہٗ

ترجمہ تشریحات وتنبیہات :- حضرت بابا ذہین شاہ تاجی رح

ناشر :- ادارۂ تعلیم وثقافت اسلامی، کراچی

طابع :- ایجوکیشنل پریس، کراچی

بارِ اوّل :- ایک ہزار

سالِ طباعت :- ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء

سالِ اشاعت :- ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

ہدیہ :- ایکسو پچیس رُوپے صرف

ادارۂ تعلیم وثقافت اسلامی

جامعہ تاجیہ، سیکٹر ۱۴-اے بی، لیفرزون کراچی

(پوسٹ بکس ۱۸۰۸۴۔ کراچی ۳۳)

٢٥ ــ فص حكمة علوية في كلمة موسوية

حكمة قتل الأبناء من أجل موسى ليعود إليه بالإمداد حياة كل من قُتِل من أجله لأنه قتل على أنه موسى . وما ثَمَّ جهلٌ ، فلا بد أن تعود حياته على موسى – أعني حياة المقتول من أجله – وهي حياة طاهرة على الفطرة لم تدنسها الأغراض النفسية ، بل هي على فطرة « بلى » . فكان موسى مجموع حياة من قتل على أنه هو ؛ فكل ما كان مهيئاً لذلك المقتول مما كان استعدادُ روحه له ، كان في موسى عليه السلام . وهـذا اختصاص إلهي بموسى لم يكن لأحد من قبله : فإن حِكَمَ موسى كثيرة وأنا إن شاء الله أسرد منها في هذا الباب على قدر ما يقع به الأمر الإلهي في خاطري . فكان هذا أول ما شوفهتُ به من هذا الباب ، فما ولد موسى إلا وهو مجموع أرواح كثيرة جمع قوى فعّالة لأن الصغير يفعل في الكبير . ألا ترى الطفل يفعل في الكبير بالخاصية فينزل الكبير من رياسته إليه فيلاعبه ويزقزق له ويظهر له بعقله . فهو تحت تسخيره وهو لا يشعر ؛ ثم شغله بتربيته وحمايته وتفقد مصالحه وتأنيسه حتى لا يضيق (٩١ ـ ب) صدره . هذا كله من فعل الصغير بالكبير وذلك لقوة المقام ، فإن الصغير حديث عهد بربه لأنه حديث التكوين والكبير أبعد . فمن كان من الله أقرب سخّر من كان من الله أبعد ، كخواص ... للقرب منه يسخّرون الأبعدين . كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبرز بنفسه للمطر إذا نزل ويكشف رأسه له حتى يصيب منه ويقول إنه حديث عهد بربه . فانظر إلى هذه المعرفة بالله من هذا النبي ما أجلَّها وما أعلاها وأوضَحَها . فقد سخّر المطرُ أفضل البشر لقربه من ربه فكان مِثْلَ الرسول الذي ينزل بالوحي عليه ، فدعاه بالحال بذاته فبرز إليه ليصيب منه

ما أتاه به من ربه فلولا ما حصلت له منه الفائدة الإلهية بما أصاب منه ، ما برز بنفسه إليه فهذه رسالة ماء جعل الله منه كل شيء حي فافهم

وأما حكمة إلقائه في التابوت ورميه في اليم* فالتابوت ناسوته ، واليم ما حصل له من العلم بواسطة هذا الجسم مما أعطته القوة النظرية الفكرية والقوى الحسية والخيالية التي لا يكون شيء منها ولا من أمثالها لهذه النفس الإنسانية إلا بوجود هـذا الجسم العنصري فلما حصلت النفس في هذا الجسم وأمِرت بالتصرف فيه وتدبيره ، جعل الله لها هذه القوى آلات يُتَوَصَّل بها إلى ما أراده الله منها في تدبير (٩٢ ا) هـذا التابوت الذي فيه سكينة الرب فرُمِي به في اليم ليحصُلَ بهذه القوى على فنون العلم فأعلمه بذلك أنه وإن كان الروح المدبر له هو الملِك ، فإنه لا يدبره إلا به فأصحبه هذه القوى الكائنة في هذا الناسوت الذي عبر عنه بالتابوت في باب الإشارات والحِكَم. كذلك تدبير الحق العالَمَ ما دبَّره إلا به أو بصورته ؛ فما دبَّره إلا به كتوقف الولد على إيجاد الولد ، والمسبَّبات على أسبابها ، والمشروطات على شروطها ، والمعلولات على عللها ، والمدلولات على أدلتها ، والمحقَّقات على حقائقها وكل ذلك من العالم وهو تدبير الحق فيه فما دبره إلا به وأما قولنا أو بصورته – أعني صورة العالم – فأعني به الأسماء الحسنى والصفات العلى التي تَسمّى الحق بها واتصف بها فما وصل إلينا من اسم تَسَمّى به إلا وجدنا معنى ذلك الاسم وروحه في العالم . فما دبر العالم أيضاً إلا بصورة العالم ولذلك قال في خلق آدم الذي هو البرنامج الجامع لنعوت الحضرة الإلهية التي هي الذات والصفات والأفعال « إن الله خلق آدم على صورته ». وليست صورته سوى الحضرة الإلهية فأوجد في هذا المختصر الشريف (٩٢ ب) الذي هو الإنسان الكامل جميع الأسماء الإلهية وحقائق ما خرج عنه في العالم الكبير المنفصل ، وجعله روحاً للعالم فسخر له العلو والسفل لكمال الصورة فكما أنه ليس شيء من العالم إلا وهو يسبح بحمده ، كذلك ليس شيء من العالم إلا وهو مسخر لهذا الإنسان لما تعطيه حقيقة صورته. فقال تعالى « وسخر لكم

پچیسویں حکمت (تشریحات)

علویہ کی فص کلمۂ موسویہ

حکمت علویہ کو کلمہ موسویہ سے منسوب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ فرعون علو کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا انا ربکم الاعلیٰ" اللہ نے اس کے دعوے کو جھوٹا کر دکھایا جب کہ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ انک انت الاعلیٰ نص کی رو سے مطلب یہ ہوا کہ فرعون اعلیٰ نہیں ہے۔ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے علو سے موصوف بھی فرمایا انہ کان عالیا من المسرفین حضرت موسیٰ علیہ السلام کو درجہ عالی نبوت میں بھی ملا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کے توسط کے بغیر ان سے کلام فرمایا۔ یہ بھی بلندیٔ مرتبہ کی دلیل ہے۔ کہ اللہ نے ان کے لئے توریت اپنے ہاتھ سے لکھی اور آپ کے مقام کو مقام جمعیت سے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اس کو قریب فرمایا۔

آیت مندرجہ ذیل آپ کی طرف اشارہ کرتی ہے:۔

وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیٔ موعظۃ و تفصیلا لکل شیٔ

آپ کا علوے مرتبت یہ بھی ہے کہ آپ کی اُمت تعداد میں تمام امتوں سے زیادہ ہوگی۔ جیسا کہ حدیث قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔

آپ کے درجۂ عالی پر آپ کے معجزات کی کثرت بھی گواہی دیتی ہے۔

آپ کے بلندیٔ مقام اور آپ کے درجات عالیہ میں حکمت علویہ نمایاں ہے۔ اور فرعون جو علو کا دعویٰ کرتا تھا اس کی تردید و تکذیب ظاہر ہوئی اس لئے حکمتِ علویہ کو کلمہ موسویہ سے مختص کیا گیا۔

شیخ اکبر نے اس فص میں موسیٰ علیہ السلام کی چند خصوصیات اور اُن کے حقائق کا انکشاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ وہ حقائق ہیں جو اللہ نے میرے دل میں ڈالے ہیں۔ ان حقائق کا مدار آیات قرآنی پر ہے۔ ان آیات کو علمائے ظاہر نے اس طور پر کبھی نہیں سمجھا جس طور پر شیخ نے ان کو کشف والقا سے متند کر کے بیان کیا ہے۔ اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ وہ حقائق علماء کے علم و فہم سے بالاتر ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ علم رسمی پر قناعت کر جانے سے علمِ حقیقی کی طرف نہ توان کو التفات ہوا۔ نہ کوئی ذوق علم حقائق کے دریافت وحصول کا پیدا ہوا حد تو یہ ہے کہ وہ شیخ کے بیان کو تاویل کہہ جاتے ہیں اور اس کہنے سے تاویل استخفاف کے معنی میں مقصود ہوتا ہے۔ حالانکہ علم تاویل کا دوسرا نام اللہ کا علم ہے جو علمأ راسخین کو وہ عطا فرماتا ہے۔ پس علماء ظاہر کا علماء راسخین کے حق میں یہ کہنا کہ وہ تاویل کرتے ہیں، دراصل ان کے علم کا استخفاف نہیں بلکہ حقیقت میں ان کا عدم علمی ہی ہے۔ جو علم تاویل سے محرومی کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لا یعلم تاویلہٗ الا اللہ والراسخون فی العلم

تاویل کا مطلب:۔

بہر حال شیخ نے جو تاویل کی ہے اور اعلام الٰہی سے کی ہے اور اس میں صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو علم حقائق کے طالب ہیں اور اس میں ذوق رکھتے ہیں۔

اس فص میں بہت سی قرآنی آیات اپنے ظاہری محمل سے آپ کو ہٹی ہوئی معلوم ہوں گی مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ شیخ آیات کی تفسیر نہیں کر رہے ہیں بلکہ ان آیات کی تاویل کر رہے ہیں۔ اور تاویل ان کے حقیقی محمل کی طرف

رجوع کرنا ہے۔ یعنی ان آیتوں سے جو مراد حق ہے وہ بیان کی جارہی ہے۔

بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل کا راز:- معلوم ہے کہ بنی اسرائیل کے بچے فرعون نے قتل کئے۔ اور یہ سمجھ کر قتل کئے کہ اس کے گمان میں وہ بچے موسیٰ ہی تھے۔ پس وہ معصوم بچے جو فطرتاً نفس کی آلائشوں سے پاک تھے اور جن کو موسیٰ سمجھ کر فرعون نے قتل کیا تھا ان سب کی حیات اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ موسیٰ کی حیات میں مدد معاون ہوگئی۔ اس سے موسیٰ علیہ السلام کی حیات ایک جامع حیات ہوگئی۔

یہ خصوصیت سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور کسی کو نہیں ملی۔ پس موسیٰ پیدا ہوئے تو وہ بہت سی روحوں کا مجموعہ تھے۔ ان میں قویٰ فعالی و قویٰ ماثرہ جمع ہوگئے تھے۔ یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ جو بچے مارے گئے تھے وہ چھوٹے چھوٹے تھے اور ان کا فعل و اثر اتنے بڑے نبی پر کیوں کر ہو سکتا ہے کیوں کہ چھوٹوں کا اثر بڑوں بڑوں پر ہوجاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بچہ بالخاصہ بڑے پر اثر کرتا ہے۔ بچہ جب بڑے کو اپنی طرف مائل کر لیتا ہے تو بڑے کو عز نفس سے خود داری سے ریاست سے اتار دیتا ہے۔ پھر وہ بڑا آدمی بچے سے کھیلتا ہے۔ اس کو کھلاتا ہے، نچاتا ہے۔ جیسے وہ خود بھی بچہ بن گیا ہو اور بڑا اس طرح چھوٹے کا مسخر اور اس کے زیر تصرف ہوجاتا ہے۔ وہ یہ شعور و احساس کھو بیٹھتا ہے کہ میں بچہ نہیں ہوں۔ جو بچوں کی سی حرکات کروں۔

بچوں کا تصرف:- بچے کا تصرف یہ بھی ہے کہ وہ بڑے کو اپنی خدمت میں لگا لیتا ہے۔ جس سے بڑا بچے کی تربیت اور حمایت و خبر گیری میں مشغول ہوجاتا ہے۔ اور اس خدمت سے نہ وہ تنگ ہوتا ہے۔ نہ بیزار ہوتا ہے

غور کرو بچے کا مقام کتنا اعلیٰ ہے۔

اللہ کے پاس سے ابھی ابھی آنا:- اس وجہ سے کہ وہ اللہ کے پاس